ہماری مظلومیت: کربلا میں اوراس کے بعد

پچھلے شمارہ میں 'ہماری مظلومیت' پر کچھ بات ہوئی تھی؛ اس نے کربلا تک پہنچ کر دم لیا۔ کربلا میں ظلم نے اپنے بڑے بھیانک رنگ دکھلائے، اپنا نقشہ جمانے کا بھرپور جتن کیا اور اپنی حدیں توڑ دیں (غلط کہہ گیا' ظلم تو خود ہی حد سے پار ہونے کا نام ہے' پھر اس کی حدوں کا کیا سوال؟) وہیں مظلومیت کے جہات بھی کھلے اور جگ ظاہر ہوئے۔ جیسے جیسے ظلم وستم کا دلخراش' بے درد چہرہ سامنے آتا گیا' مظلومیت کا دلپذیر' غمخوار اور ہمدردی طلب چہرہ عیاں ہوتا گیا۔ اس سلسلہ میں کربلا کے اسیر ظلم پابند طوق ورسن کا رواں صداقت کا منصوبہ انداز طریقہ کار بڑی کلیدی حیثیت (Key Role) رکھتا ہے۔ اس نے اس ہوشربا ماحول میں بڑی ہوشمندی سے ظلم کے بنائے کٹیلے راستے کو ہی مظلومیت کے لئے زمین ہموار کرنے کا ذریعہ بنایا اور قدم قدم پر مظلومیت کے اونچے اونچے نشان گاڑ دیئے اور یوں کہ ظلم کو کانوں کان بھنک تک نہ لگنے پائے یعنی ظلم کو چولہ بدلنے کا موقع نہ مل پائے۔ ظلم اپنی شیخی بگھارنے میں ہی مست رہا اور مظلومیت نے اپنی اڑان بھرنے کے مناسب موقع کو اپنے ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ یہاں پر مظلومیت کو نہ صرف اڑان دی گئی بلکہ اس کی اثراندازی کو بھی نمایاں اور نمودار بنایا گیا۔ کربلا سے پہلے ظالم سوچ کا وہ راج تھا کہ ظالم جسے مظلوم بناتا تھا جگ کی آنکھوں میں وہ ذلیل ورسوا ہوجاتا اس طرح ظالم کی دھاک جمتی ہی نہیں اس کی عزت بھی بڑھتی۔ لیکن کربلا کے مظلوموں نے مظلومیت کو اس طرح برتا کہ اسے عزت وسربلندی کا مترادف (Synonym/पर्याय) بنادیا اور ظالم جواب تک بے جھجک علانیہ ظلم کر مونچھوں پر تاؤ دیتا تھا اور زیادہ ہی اکڑخوں کرتا تھا، اب مظلومیت نے اس کی مونچھیں ہی صاف کردیں اور اس کا سر ایسا نیچا اور منہ ایسا کالا کیا کہ دنیا اس پر تھوتھو کرے اور اسے سر اٹھا کر چلنا نصیب نہ ہو۔

ظالم سے عزت کا تاج چلے جانے کا اثر ہوگا کہ بعد میں مظلومیت کو کیش کر کے کتنے ہی انقلابوں نے اپنی روشنی، توانائی، زندگی اور کامیابی حاصل کی۔ ہاں مظلومیت کے نعروں کے برتے انقلاب آئے لیکن اس سے دنیا سے ظلم نہ گیا، نہ ہی کمی آئی، بس بدلتے رہتے ہیں اندازکوفی وشامی، کے تماشے دکھتے رہے۔ یہ بات بھی اپنی جگہ ہے کہ ہماری مظلومیت کی توانائی اور تابکاری میں بھی کوئی کمی نہ آئی۔ کربلا میں اپنی درگت دیکھ کر ظلم نے خفیہ اور زندانی راستے اپنائے اور آگے اپنے کالے کرتوتوں میں حسین وجمیل و ہمدردانہ 'انسانی' تاویلوں کا رنگ بھرنے کے شغل پر لگ گیا۔ کچھ بھی ہو مظلومیت کا رنگ بھی پھیکا نہ پڑا۔

یہ مظلومیت ہمارا امتیاز ہی نہیں ہمارا افتخار بھی ہے اور سرمایۂ اعزاز بھی۔ مظلومیت کے جتنے بھی پرکار (प्रकार) اور پُرکار سوچے جا سکتے ہیں، ان سب میں ہم ممتاز ثابت ہوں گے اور سرفراز بھی۔

(م۔ر۔عابد)